بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۱ھ - ۱۶ر وفا ۱۳۵۰ ہش، ۱۶ر جولائی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۶۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵۔ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب ۱۴ر وفا کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمدللہ"
احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۵ر وفا۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی عام طبیعت تو بہتر ہے لیکن بیماری کے حملہ کی وجہ سے جو شدید کمزوری ہے وہ رفع نہیں ہو رہی۔ جو باعث فکر ہے۔
احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مورخہ ۱۱ر وفا (جولائی) بروز اتوار نواب شاہ سے باندھی جاتے ہوئے خاکسار کو ایک حادثہ پیش آیا ہے۔ خاکسار کے ہمراہ ایک احمدی نوجوان عزیز عبدالحیٔ صاحب بھی تھے۔ دونوں کو زخم آئے۔ خاکسار کے بائیں بازو میں کہنی کے پاس Dislocation واقع ہو گئی۔ عزیز عبدالحیٔ صاحب کے گھٹنے پر زخم آئے ہیں۔ الحمدللہ ہڈیاں محفوظ ہیں اور بازو بھی سیٹ ہو گیا ہے۔
احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔
(نصراللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ سندھ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ عملی رنگ میں اپنا صدق اور ثباتِ قدم ثابت کرنے کی کوشش کرے

جب تک عملی طور پر قدم آگے نہیں رکھا جاتا آسمان پر مومن نہیں کہلایا جا سکتا

"یہ ایک عجیب بات ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ اس جماعت کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اپنی عملی حالت اور قوت ایمانی کو درست کر کے دکھا دیں۔ کیونکہ جب تک عملی رنگ میں ایمان ثابت نہ ہو صرف زبان سے ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک منظور نہیں اور وہ کچھ نہیں۔ زبان میں تو ایک مخلص اور منافق یکساں معلوم ہوتے ہیں ہر ایک شخص جو اپنا صدق اور ثباتِ قدم ثابت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ عملی طور پر ظاہر کرے جب تک عملی طور پر قدم آگے نہیں رکھتا آسمان پر اس کو مومن نہیں کہا جاتا۔

بعض لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر ٹیکس (چندے) لگائے جاتے ہیں کہاں تک برداشت کریں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیونکہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے بہت سے تنگدل اور کم ظرف ہوتے ہیں جو اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کیا پروا ہے ایسے شبہات ہمیشہ دنیاداری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اور اس کی مرضی کو ہی مقدم کرتے ہیں اور اس بنا پر جو کچھ بھی خدمت دین کرتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے اور اعلاءِ کلمۃ الاسلام کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے ——— وہ شخص بڑا نادان ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمان و زمین کے خزانے ہیں۔ منافق ان کو سمجھ نہیں سکتے لیکن مومن اس پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے وہ دست بردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۶۸، ۳۶۹)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے جائیے!

جب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک فرمائی تو جماعت احمدیہ کے مخلصین نے اپنی شاندار روایات کے مطابق اس پر والہانہ لبیک کہا اور دنوں میں لاکھوں روپے کے وعدے ہو گئے لیکن کیا ایسا کرنے سے ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا؟ ہرگز نہیں۔ ہمارے سامنے جو عظیم کام ہے یعنی ساری دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے جدوجہد۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنا قدم تیزی سے آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

پس جن احباب اور بہنوں نے وعدے کئے ہیں وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ جو اپنے وعدوں میں اضافہ کر سکتے ہیں وہ اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ جو ابھی اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہو سکے۔ وہ اپنے اوپر تنگی وارد کر کے بھی اس میں شریک ہوں اور عنداللہ ماجور ہوں،

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد سلسلہ وار ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل (احمد نگر) ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچی اور دائمی خوشحالی کی حقیقی راہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مغربی اقوام کی تقلید سے اس لئے بڑی شدت سے منع فرمایا ہے کہ وہ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکی ہیں۔ وہ دنیا کو سب کچھ سمجھتی اور اسباب پر گری ہوئی ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ مغربی فلسفہ نے جو سراسر دہریت پر مبنی ہے انہیں خدا تعالیٰ سے بغاوت اور سرکشی پر آمادہ کر کے یکسر اسباب کا بندہ بنا دیا ہے۔ وہ خوش حالی کے فتنہ میں مبتلا ہیں۔ اور اپنی مادی ترقیوں پر از حد نازاں۔ وہ دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں اور نہیں جانتیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مہلت دی گئی ہے کہ وہ اپنی بداعمالیوں، فسق و فجور، اباء و استکبار اور سرکشی و بغاوت سے توبہ کر کے اپنے خالق و مالک اور رحیم و کریم خدا کو پہچانیں اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو کر اور اس سے زندہ اور حقیقی تعلق قائم کر کے اپنے روحانی افلاس کا مداوا کریں اور حقیقی خوشی اور خوشحالی سے ہمکنار ہوں۔ اور اگر انہوں نے اپنی مادی ترقی اور مادی خوش حالی کے گھمنڈ میں اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی قدیم سنت کے موافق ان کا ایک عبرتناک انجام سے دوچار ہونا یقینی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف مغربی اقوام کی تقلید سے ہی منع نہیں فرمایا بلکہ ان اقوام کی جملہ غلط کاریوں سے آگاہ کرنے اور ان کے ہولناک انجام سے خبردار فرمانے کے علاوہ سچی اور حقیقی خوش حالی سے ہمکنار ہونے کی راہ بھی بتائی ہے اور اپنے متبعین کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اس راہ سے سرمو انحراف نہ کریں بلکہ اس پر پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ عمل پیرا رہتے ہوئے دلی بصیرت کے ساتھ راہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ سچی اور حقیقی خوشحالی کی وہ کونسی راہ ہے؟ حضور علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا، تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ وہ بکلی اسباب پر گر گئی ہیں ۔۔۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ (یعنی مغربیت زدہ ۔ ناقل) اس پر ہنسی کرے گا۔ مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔

"۔۔۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے ۔۔۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔

۔۔۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں۔ اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا ۔۔۔ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں (بالخصوص دہریت اور فلسفہ کے ہاتھوں ہلاک ہونے والی مغربی اقوام ۔ ناقل) کی رسائی نہیں۔ اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے۔"

(کشتی نوح)

یہ سچی اور دائمی خوشحالی کی وہ حقیقی راہ ہے جس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف ہمیں آگاہ فرمایا ہے بلکہ اپنی قوت قدسیہ اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کے ذریعہ ہمیں دلی بصیرت کے ساتھ اس پر گامزن کر دکھایا ہے۔ ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم اس راہ پر پورے عزم و تعہد کے ساتھ گامزن رہتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اور مغربی اقوام کی تقلید کے خفیف سے خفیف خیال کو بھی اپنے قریب نہ آنے دیں کیونکہ ایسا خیال ہمیں ہلاکت کے گڑھے تک پہنچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انجام سے جو دہریت اور فلسفہ کے ہاتھوں ہلاک ہونے والی مغربی اقوام کے لئے مقدر ہے بچائے اور سچی اور دائمی خوشحالی سے ہمیشہ ہی ہمکنار رکھے۔ آمین۔

تین پسندیدہ اور تین مکروہ کام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحابؓ کو برے کاموں سے بچنے اور اچھے اعمال بجا لانے کی تلقین فرمایا کرتے تھے اس ضمن میں آپؐ کبھی کبھی یہ بھی بتایا کرتے تھے کہ کون سے کام اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے پسند کرتا ہے اور کن کاموں کو ان کے حق میں مکروہ جانتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین کام پسند کرتا ہے اور تین کاموں کو مکروہ جانتا ہے جن کاموں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ یہ ہیں۔

اول:- تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔

دوم:- حبل اللہ کو مضبوط پکڑو اور تفرقہ نہ کرو۔

سوم:- خیر خواہی کرو اس کی جس کو خدا نے تم پر حاکم کیا۔

اور جن تین کاموں کو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ناپسند فرماتا ہے وہ یہ ہیں:-

اول:- بیہودہ باتیں کرنا

دوم: بہت سوال کرنا

سوم: مال ضائع کرنا۔

جو کام اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں ایک مومن کا فرض ہے کہ ان سے ہر حالت میں بچے اور جو کام خدا کے نزدیک پسندیدہ ہیں ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ انہیں دلی ذوق و شوق اور پورے تعہد کے ساتھ بالالتزام بجا لائے۔

کلامِ حق

کلامِ حق کلامِ زندگی ہے
کلامِ حق پیامِ زندگی ہے
کلامِ حق سراسر سرمدی ہے
ایاغِ نور جامِ زندگی ہے

(سعید احمد اعجاز)

42

غانا مشن ڈائری کے چند اوراق

شاہ اشانٹی کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ۔ وکلاء اور جج صاحبان سے خطاب

احمدی ڈاکٹر اور ہسپتال۔ نصرت تبشیر سکیم کے تحت تبلیغی مہم کا آغاز

مکرم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشانٹی ایک بہادر اور جنگجو قوم ہے جس نے اپنی آزادی اور بقا کے لئے استعماریت کے خلاف مسلسل لڑائیاں لڑی ہیں۔ حریف کی فوجی قوت اور جدید اسلحہ کی برتری بالآخر اس قوم کی شکست پر منتج ہوئی۔ شاہ اشانٹی پریمپے اوّل (Prempeh I) انگریزوں کے ہاتھوں قید ہوا اور غانا کے قلعہ المینا (Elmina) میں نظر بند رہا۔ جہاں سے انہیں ملک بدر ہونا پڑا۔ تاہم اشانٹی قوم کے عزم و استقلال میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا ان کی سلطنت جوں کی توں قائم رہی انگریزوں نے ہر جگہ محکوم رعایا سے تاوان اور ٹیکس وصول کیا ہے مگر اشانٹی ہی ایک ایسی قوم ہے جس نے ٹیکس دینے سے انکار کیا۔

اس قوم کے قبضہ میں ایک "طلائی صندلی" ہے جو مقامی روایات کے مطابق آسمان سے نازل ہوئی۔ اشانٹی قوم کے اتحاد اور ان کی سلطنت کی سالمیت کا راز اس میں مضمر ہے انگریزوں نے اس طلسم کو توڑنے اور ہر حیلہ وسیلہ سے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

شاہ اشانٹی دوم کو فوت ہوئے چند ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔ اس کی رسومات جنازہ ملکی روایات کے مطابق دس جون سے شروع ہو رہی تھیں۔ اس لئے تمام شاہی تقریبات منسوخ کر دی گئیں۔ جب شاہ اشانٹی کو علم ہوا کہ جماعت احمدیہ کا امیر وفد لیکر سات جون کو ملنے آ رہا ہے تو اس نے اپنے سکرٹری کو بلا کر ہدایات دیں کہ جماعت احمدیہ کے وفد کو انکار نہیں کیا جا سکتا ان کی تقریب برقرار رہیگی چنانچہ وقت مقررہ پر وفد لیکر خاکسار شاہ اشانٹی کے ذاتی محل (مینشیا محل) پہنچا شاہ اشانٹی نے وفد کا خود استقبال کیا۔ ایک سادہ مگر پُروقار تقریب میں ابتدائی تعارف اور تمہید کے بعد خاکسار نے مختصراً قرآن مجید کے فضائل اور سورۃ فاتحہ میں سے اللہ تعالیٰ کی چار امہات الصفات پر روشنی ڈالی جسے انہوں نے ہمہ تن گوش سنا قرآن مجید کا تحفہ قبول کرتے ہوئے انہوں نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ "میرے پاس وقت ہو یا نہ ہو لیکن خدا تعالیٰ کے کلام پاک کے مطالعہ کے لئے ضرور وقت نکالوں گا۔"

موجودہ شاہ اشانٹی ایک قابل بیرسٹر رہ چکے ہیں۔ تخت نشینی سے قبل انہیں ڈنمارک کا سفیر بھی منتخب کیا گیا۔ اب اپنی قوم کے ہر دلعزیز اور محبوب سربراہ ہیں تقریب کے دوران شاہی روایات کے مطابق ترجمان کے ذریعہ گفتگو کرتا رہا لیکن بعد میں جب میں مانوس ہو گیا تو مروجہ دستور کے برعکس ہم براہ راست گفتگو کرتے رہے۔ زائرین کے رجسٹر پر دستخط کئے اور موقع کی تصاویر لی گئیں۔ اس تقریب کی خبر یہاں کے ملکی اخبارات خصوصاً پائینیر (Pioneer) کے پہلے صفحہ پر نمایاں طور پر مع تصویر شائع ہوئی۔ الحمد للہ

وراثتی نظام پر کیپ کوسٹ عدالت میں وکلاء اور جج صاحبان سے خطاب

"ملک کے مروجہ دستور کی رو سے میت کے ترکہ کا وارث بھتیجا قرار دیا جاتا ہے۔ میت کے قریبی ورثاء مثلاً والدین۔ بیوی اولاد محروم رہتے ہیں اس ملکی دستور کے باعث میت کے قریبی رشتہ داروں سے جو ناانصافی برتی جاتی ہے وہ ظاہر و باہر ہے جماعت احمدیہ کے افراد حتی الوسع وصیت پر عمل پیرا ہوتے ہیں تاکہ ان کے بعد ان کی اولاد غیروں کی محتاج اور دست نگر نہ رہے وصیت کا نافذ بالعموم امیر جماعتہائے احمدیہ غانا مقرر کیا جاتا ہے۔ بوقت نفاذ میت کے غیر مسلم ورثاء عموماً جھگڑا کھڑا کر دیتے ہیں کہ جو جائداد بطور ترکہ میت نے چھوڑی ہے وہ سب کی مشترکہ محنت اور سرمایہ سے بنی ہے لہذا ترکہ میں ان کا بھی حق بنتا ہے عدالت کے ذریعہ ایسے معاملات طے ہوتے ہیں۔ ایک ایسا مقدمہ ہمارے ایک احمدی دوست الحاج داؤد مرحوم کے ترکہ کا بھی تھا جو گذشتہ بارہ سال سے عدالت کے زیر سماعت رہا ہے۔ خاکسار نے عدالت کو توجہ دلائی کہ جلد کوئی نہ کوئی فیصلہ ہونا چاہیئے

چنانچہ عدالت کی طرف سے تاریخ مقرر ہوئی جو میری دوسری مصروفیات کے پیش نظر چنداں موزوں نہ تھی میں نے اپنے خیالات تحریری طور پر بھجوا دئے۔ حاکم عدالت نے میرے خط (جو تین فلسکیپ صفحات پر مشتمل تھا) کی نقل تمام وکلاء میں تقسیم کرا دی اور مجھے اطلاع بھجوائی کہ اسلامی نظام وراثت کے موضوع پر عدالت سے خطاب کروں چنانچہ مقررہ تاریخ کو خاکسار نے چند وکلاء اور جج صاحبان سے خطاب کیا اسکے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ جاری رہا جو دلچسپ رہا اس کے بعد صدر صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ عدالت کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ اسلامی نظام وراثت سے متعلق معلومات ہم تک پہنچائی گئی ہیں۔ چنانچہ فیصلہ وصیت کے مندرجات کے مطابق ہوا۔ اس موقع پر قرآن مجید مع تفسیری نوٹ کے تین نسخے عدالت کو پیش کئے۔ الحمد للہ خدا تعالیٰ نے گھر بیٹھے تبلیغ کے سامان پیدا کر دئے

ہمارے ڈاکٹر اور شفاخانے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی دورہ مغربی افریقہ کے بعد حضور کے جاری کردہ منصوبوں پر جن میں سے ایک ہسپتالوں کا قیام بھی ہے تیزی سے عمل ہو رہا ہے۔ اس وقت چار ہسپتال کھل چکے اور ڈاکٹر صاحبان نہایت تندہی اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض بجا لا رہے ہیں اپنے مخصوص فرائض کے علاوہ دینی و تبلیغی معاملات میں بھی دلچسپی لیتے ہیں حال ہی میں میلاد النبیؐ کی تقریب منائی گئی جس میں ڈاکٹر بریگیڈیر غلام احمد صاحب اور سید غلام مجتبیٰ صاحب نے اپنے اپنے علاقوں میں اجلاس منعقد کر کے غیر مسلموں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے آگاہ کیا فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔

ہسپتالوں کے قیام میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان میں سے چرچ کی مخالفت بھی ہے۔ پھر یہاں کے قوانین مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک سے ذرا مختلف ہیں۔ تاہم عوام دونوں ہی ڈاکٹروں کی مقبولیت اور شہرت بڑھ رہی ہے۔

برانگ اہافو ریجن میں ٹیچمان میں ہماری اچھی مقامی جماعت ہے۔ حضور ایدہ اللہ اپنے دورہ مغربی افریقہ کے دوران اس شہر میں بھی تشریف لے گئے تھے اور مسجد کا Plaque (کتبہ) آویزاں فرمایا۔ تمام اہالیان شہر نے آپ کی آمد پر شہر کو دلہن کی طرح سجایا۔ پیراماؤنٹ چیف نے بنفس نفیس حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور خیر و برکت کا موجب قرار دیا۔ یہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہسپتال کھل چکا ہے۔ ابھی تک بعض وجوہات کی بناء پر رسمی افتتاح نہیں ہو سکا۔ اس ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب نہایت محنت اور اخلاص سے اپنے فرائض بجا لا رہے ہیں یہاں کے میڈیکل آفیسر ہسپتال کھولنے کی اجازت دے چکے ہیں بلکہ رپورٹ معائنہ بھی ہمارے حق میں بھجوا دی ہے۔ چند ہفتوں کے لئے انہیں بیرون ملک جانا پڑا ان کے قائمقام نے جو رومن کیتھولک ہے نے حکومت کو لکھا کہ احمدیہ جماعت کسی اور جگہ ہسپتال کھولے۔ کیونکہ شہر میں پہلے سے ہی دو ہسپتال موجود ہیں۔

عجیب اتفاق ہوا کہ ایک ہفتہ کے اندر ایک ڈاکٹر چل بسا اور انہیں مجبوراً ہسپتال بند کرنا پڑا۔ دوسرا ہسپتال جو رومن کیتھولک کا ہے اس کا انچارج بھی بستر علالت پر پڑا ہے اسی دوران ایک خطرناک نوعیت کا کیس آیا۔ رومن کیتھولک ہسپتال کا عملہ ذات کو ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب کے پاس آیا۔ ڈاکٹر نے ازراہ ترحم و ہمدردی خلائق کو مدنظر رکھتے ہوئے مریضہ کا اپریشن کیا اور وہ چند روز تک روبصحت ہو گئی۔ الحمد للہ۔ اس قسم کے کئی ایک واقعات ہیں ایک مریض آیا۔ دو ڈاکٹروں نے بعد معائنہ پاؤں کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ کسی نے اسے کہا کہ اگر اپنی خیر چاہتے ہو تو احمدیہ ہسپتال ٹیچمان چلے جاؤ۔ ڈاکٹر صاحب نے بغیر پاؤں کاٹے اس کا علاج کیا اور مریض تندرست ہو گیا۔ مسیح ثانی کے متبعین کے ذریعہ لولے لنگڑے چلنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہسپتالوں کے قیام کو اسلام اور احمدیت کی ترقی کا موجب بنائے۔ ڈاکٹر صاحبان دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے ہیں جو مسیحائی کا رنگ رکھتی ہے ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کا ہسپتال زیر تعمیر ہے امید ہے ایک ہفتہ تک باقاعدگی کے ساتھ کام کرنا شروع کر دے گی۔

"نصرت تبشیر سکیم" کے ماتحت تبلیغی مہم

غانا کے شمالی ریجن میں عرصہ تین ماہ نصرت تبشیر سکیم کے تحت تبلیغی مہم جاری۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مجاہدین کی کوششوں کے طفیل ایک بہت بڑی تعداد جو ہزار افراد سے کسی صورت میں بھی کم نہ ہو گی

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی یادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب ایم اے ملتان

تقسیم برصغیر سے پہلے میں ہر سال گرمی کی چھٹیاں شملہ میں گذارا کرتا تھا۔ میرا قیام نواب عاشق حسین صاحب وزیر ترقیات پنجاب کی کوٹھی پر ہوتا تھا اسلئے کوٹھی پر آنیوالے تقریباً تمام لوگ ہی مجھے پہچانتے تھے۔ اتفاقاً حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب جماعت کے کام کے سلسلہ میں تشریف لائے اور کانٹی نینٹل ہوٹل میں قیام فرمایا۔ اکثر شام کی سیر میں میں بھی انکے ساتھ شامل ہو جاتا تھا۔

ایک دن ہم دونو لوئر مال پر سیر کر رہے تھے راستے میں میاں عبدالحی صاحب مرحوم جو وزیر تعلیم پنجاب کے عہدے پر فائز تھے سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ نواب عاشق حسین صاحب کب دورہ پر جا رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی ابھی لاہور روانہ ہوئے ہیں فرمایا کہ جس وقت واپس آئیں مجھے ٹیلیفون پر اطلاع دے دیں مجھے ان سے ایک ضروری بات کرنا ہے۔ اس کے بعد دو تین منٹ تک ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے پر تمام عرصہ خاں صاحب مرحوم خاموش پاس کھڑے رہے۔ میں نے اس خیال سے کہ آپ شاید میاں عبدالحی صاحب کو پہچانتے نہیں اس لئے مصافحہ نہیں کیا ان کی خدمت میں بطور تعارف عرض کیا کہ آپ آنریبل میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب ہیں۔ میاں صاحب نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خاں صاحب مرحوم نے بالکل ہاتھ نہ بڑھایا بلکہ ایک قدم پیچھے ہٹ گئے اور فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم ہیں اسی لئے تو میں نے ان سے مصافحہ نہیں کیا" یہ سن کر میاں صاحب ذرا چونکے اور فرمایا "صاحب ایسی بھی کیا ناراضگی ہے۔ حضرت خان صاحب نے ان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا تک نہیں اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا ایک دفعہ میں نے ان صاحب کی خدمت میں لکھا کہ میں قادیان میں کالج کے قیام کے سلسلہ میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی فرما کر مجھے ملاقات کا وقت دیں۔ انہوں نے وقت اور تاریخ مقرر کر دی۔ مقررہ وقت پر میں لاہور میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں رہا۔ میں آپ کے معاملہ پر غور نہیں کر سکا اس لئے پھر کبھی تشریف لائیں۔ چنانچہ ایک اور تاریخ مقرر کر دی گئی۔ میں دوبارہ وقت مقررہ پر لاہور گیا۔ آپ نے پھر وقت مقرر کر دیا اور اپنی ڈائری میں بھی درج کر لیا۔ میں نے کہا کہ میں لاہور میں نہیں رہتا۔ قادیان سے آتا ہوں میرا وقت بھی بہت قیمتی ہے آتا بھی آپ کے دیئے ہوئے وقت پر ہوں۔ مہربانی فرما کر آئندہ مجھے ناکام واپس نہ کریں۔ آپ نے فرمایا

"میں نے نوٹ کر لیا ہے آئندہ آپ کو شکایت کا موقعہ نہیں ملے گا" میں مقررہ تاریخ پر تیسری دفعہ جب آپ کی خدمت میں گیا تو آپ نے فرمایا کہ

"اصل بات یہ ہے کہ میں خود بھی اس معاملہ میں قواعد و ضوابط سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا۔ بہتر ہوگا اگر آپ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم سے بات چیت کر لیں" یہ سن کر مجھے بہت غصہ آیا اور میں نے کہا کہ اگر یہ بات تھی تو مجھے بار بار بلانے کی کیا ضرورت تھی پہلی دفعہ ہی فرما دیتے۔ اس کے بعد میں اٹھ کر آگیا۔ اس قدر ذمہ دار عہدے کے اس قدر غیر ذمہ دار آدمی سے مل کر مجھے کوئی خوشی نہیں ہو سکتی۔

میاں عبدالحی صاحب کی حالت قابل دید تھی انہوں نے فوراً فرمایا "خاں صاحب! میں اس معاملہ میں بہت نادم ہوں اور صدق دل سے معافی کا خواستگار ہوں۔ اس وقت خاں صاحب مسکرا دیئے۔ پھر دونوں نے نہ صرف مصافحہ کیا بلکہ معانقہ بھی۔ میاں عبدالحی صاحب پر اس واقعہ کا خاص اثر تھا۔ اس کے دو ہفتہ بعد نواب صاحب کی کوٹھی پر گورنر پنجاب کی دعوت تھی۔ میاں صاحب نے اس موقعہ پر مجھے کہا کہ میں آپ کے دوست حضرت خاں صاحب مرحوم کو چائے پر بلانا چاہتا ہوں ان سے وقت لے کر مجھے اطلاع دیں۔ لیکن خاں صاحب مرحوم واپس قادیان تشریف لے جا چکے تھے۔

اس پر (صفحہ ۳) حلقہ بگوش اسلام اور احمدیت ہو چکی ہے۔ الحمدللہ یہ تبلیغی مہم ابھی تک جاری ہے۔ ۶ ابھی جماعتوں … قیام عمل میں آچکا ہے۔ رشیال میں ایک سیکنڈری سکول … ستمبر ۱۹۶۶ء کو کھل رہا ہے "مولو Sawaba" جو … رجبن (بالائی علاقہ) میں ہے اور چل رہا ہے پر واقع … ایک اچھی خاصی جماعت قائم ہو چکی ہے … مربع زمین حاصل کر لی ہے۔ پادری صاحبان … پر اُتر آئے لیکن چیف نے وہی زمین مسجد … کر چکے ہیں۔ انشاءاللہ اگست کے پہلے ہفتہ میں … مسجد تعمیر کی جائیگی جس کے لئے سب مراحل طے ہو چکے ہیں۔

چار نئے مرکز کھولے ہیں تاکہ نو مبائعین کی صحیح تربیت کی جا سکے ایک گاؤں کے چیف سے جو پہلے مشرک تھا اور اب اس نے احمدیت قبول کی ہے جب ملا تو سب سے پہلے اس نے میرے سلام کا جواب وعلیکم السلام میں دیا اور پھر خیر و عافیت دریافت کی تو مبارک الحمدللہ کہا ہر دو کلمات اس کے منہ سے بہت پیارے اور خوش آئند لگے۔

ہماری زندگی کا حقیقی مقصد

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ہماری زندگی کا حقیقی مقصد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان اور جلال کا قیام ہے۔ خدا کرے کہ ہم اپنی آنکھوں سے ساری دنیا میں اس عظمت کو قائم شدہ دیکھیں اور خوشیوں کے دن منائیں۔"

انصاراللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر حضور انور کی توقعات کو پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم سے مستحکم تر کرتے چلے جائیں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں تمام دنیا کو حلقہ بگوش اسلام ہوتا دیکھ لیں۔

قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

شکریہ احباب اور درخواست دعا

میرے والد صاحب بشیر احمد چغتائی سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ کی اچانک اور ناگہانی وفات پر متعدد احباب نے بذریعہ تار اور خطوط اندرون اور بیرون پاکستان سے اظہار افسوس کیا ہے۔ بعض جماعتوں نے قرارداد تعزیت پاس کر کے بھیجی ہے اور اس صدمہ جانکاہ میں ہم سب غم زدوں سے اظہار ہمدردی کیا ہم ان سب کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ جزاکھم اللہ احسن الجزاء۔

میں اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ان تمام جماعتوں اور احباب بالخصوص حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت چھوٹی آپا کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارا حامی و ناصر ہو ہمیشہ ہم پر اپنی رحمت کا سایہ قائم رکھتے ہوئے اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

لئیق احمد چغتائی ۱۲/B لالہ رخ واہ کینٹ

قائدین خدام الاحمدیہ فوری توجہ فرمائیں

ہمارے سال رواں کا نواں ماہ گذر رہا ہے اس ماہ کے آخر تک ہر مجلس کے کل بجٹ کا ۳/۴ وصولی ہو جانی چاہیئے مگر اکثر مجالس ابھی بہت پیچھے ہے۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ جلد از جلد اس کمی کو پورا کریں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجلس ارشاد گوجرانوالہ شہر کا اجلاس

بوجہ بارش شہر گوجرانوالہ کا "مجلس ارشاد" کا اجلاس مؤرخہ ۲۶ احسان رجون کی بجائے ۳ وفا رجولائی کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب خاکسار سید احمد علی مربی سلسلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد سعید احمد صاحب انجینئر نے "حقیقت نبوت" پر تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم حکیم قریشی عبدالحمید صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے "شہد کے فوائد قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں" پر اپنا مقالہ پڑھا۔ آخر میں خاکسار سید احمد علی مربی گوجرانوالہ نے "حضرت سید احمد صاحب بریلوی شہیدؒ کے کارنامے" پر ایک مقالہ پڑھا جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ جلد شروع ہونے والا ہے یہ کالج گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے اور ہر سال بورڈ امتحان لیتا ہے نیز یہ کالج طبی تعلیم لیبارٹری، بلڈنگ اور اخلاقی وصحت کی نگرانی کے لحاظ سے ایک مثالی کالج ہے۔ شرط داخلہ میٹرک تفصیل کے لئے پراسپکٹس اور فارم داخلہ مفت منگوائیں۔

پرنسپل

43

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع دلائل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۴۸۶

میں مرزا محمد اسلم بیگ ولد مرزا فضل محمد بیگ صاحب قوم مغل پیشہ طبابت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کا مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مرزا محمد اسلم بیگ محلہ رام گڑھا شیخوپورہ شہر۔

گواہ شد: مرزا فضل محمد بیگ شیخوپورہ

گواہ شد، حکیم محمد عبد اللہ۔ صدر مجلس موصیاں شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۴۸۷

میں محمد اشرف حکیم صاحب ولد میاں سراج دین مرحوم قوم مغل پیشہ طبابت عمر ۸۱ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکن احمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حکیم میاں محمد اشرف صوبی احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد مربی جماعت احمدیہ ضلع تھرپارکر

گواہ شد: محمد شریف سیکرٹری مال احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔ مغربی پاکستان۔

مسل نمبر ۲۰۴۹۱

میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری محمد یوسف صاحب باجوہ قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ زیور طلائی ایک تولہ مالیتی -/۱۷۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سکینہ بی بی۔ دارالعلوم غربی۔ ربوہ

گواہ شد: محمد جمیل کارکن دفتر تعمیر ربوہ

گواہ شد: ملک عبدالرب گولبازار۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۹۲

میں زرینہ شوکت بنت چوہدری شیر محمد صاحب قوم جٹ رانجھا پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کرم پورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ گھڑی کلائی ... -/۴۰ روپے

۲۔ کانٹے طلائی ... -/۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: زرینہ شوکت معرفت عطاء اللہ ایم اے ۲۲/۴۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ

گواہ شد: عطاء اللہ ایم اے صدر موصیان دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد: ملک محمد رفیق صدر محلہ صدر غربی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۹۴

میں فاروقہ سلطانہ زوجہ منیر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کلرکہار ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ سلائی مشین مالیتی ... -/۲۵۰ روپے

۲۔ طلائی زیور ... -/۱۰۰ روپے

۳۔ حق مہر بذمہ خاوند ... -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فاروقہ سلطانہ کلرکہار ضلع جہلم۔

گواہ شد: صفی الرحمن خورشید مربی سلسلہ احمدیہ

گواہ شد: منیر احمد (خاوند موصیہ) کلرکہار ضلع جہلم

مسل نمبر ۲۰۴۹۵

میں قاضی عنایت اللہ احمد ولد خلیفہ فضل الدین صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ دکانداری عمر ۶۱ سال بیعت جنوری ۱۹۴۱ء ساکن جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: عنایت اللہ احمد جھنگ صدر

گواہ شد: منظور احمد۔ جھنگ صدر

گواہ شد: علی محمد سیکرٹری مال۔ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۰۴۹۶

میں حامدہ بیگم زوجہ محمد صادق صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ۔ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۴/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند = ۲۲۰۰/۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۸ تولے مالیتی ۱۲۰۰/۰۰ روپے

۳۔ ایک مکان واقع شاہدرہ لاہور مالیتی ۳۵۰۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۹۴ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حامدہ بیگم معرفت عبدالقدیر خان کچی لائن جی ٹی روڈ۔ شاہدرہ۔ ضلع لاہور۔

گواہ شد: محمد صادق (خاوند موصیہ) شاہدرہ ضلع لاہور

گواہ شد، عبدالحفیظ خان خوشاب ضلع سرگودھا۔

درخواست دعا

میرے بھائی مکرم صوبیدار لال دین صاحب کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ میں اپنے بزرگوں سے ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ حسن دین کارکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔

۲۔ میری والدہ گزشتہ چند دنوں سے ذیابیطس اور دل کی تکلیف کی وجہ سے سخت علیل ہیں اور امریکن ہسپتال گکھڑ میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک مبارک احمد متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

اعلان

میں اپنی زمین قطعہ ۱۶ بلاک ۱۶ محلہ دارالعلوم شرقی ایک کنال فروخت کرنا چاہتی ہوں اگر کسی صاحب کو زمین لینے کی خواہش ہو تو مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ جو صاحب ربوہ میں اس زمین کے متعلق بات کرنا چاہیں تو مکرم غلام احمد صاحب صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب سے بات کر کے زمین کی قیمت کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

مسعودہ بیگم۔ کوٹھی نمبر ۱۷/8 دارالحمد نارتھ ریویو ڈیفنس سوسائٹی کورنگی روڈ کراچی ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربِ الٰہی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے

جو انسان ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ خدا نما وجود بن جاتا ہے اور فرشتے اسکی مدد کرتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام نے صفاتِ الٰہیہ کا ایک جامع نقشہ پیش کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے بنی نوع انسان کو یہ بھی بتایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے یعنی اسکی صفات کی نقل کرنے کی کوشش کرو۔ وہ فرماتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ (اعراف ع۲) یعنی ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں صورت بخشی اور پھر ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کی اطاعت کرو۔ اس پر فرشتوں نے تو آدم کی اطاعت کی۔ مگر ابلیس نے نہ کی۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی دو پیدائشیں ہیں ایک بشری اور ایک روحانی بشری پیدائش کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ہم نے تم کو پیدا کیا۔ یعنی تمہیں ایک ذی حیات وجود بنایا اور پیدائش روحانی کے متعلق فرمایا ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ پھر ہم نے تمہاری ایک روحانی شکل بنائی جس کے ذریعہ تم دوسری مخلوق سے ممتاز طور پر پہچانے جاتے ہو۔ ... صَوَّرْنٰكُمْ کے معنے یہ ہیں کہ ہم نے تمہارے اندر صفاتِ الٰہیہ کا حامل بننے کی قابلیت پیدا کی یعنی پہلے تو ہم نے انسان کی جسمانی خلق کی۔ اس کے ناک کان ہاتھ اور پاؤں وغیرہ بنائے اور پھر ہم نے اس کے دماغ کی ایسی تربیت کی اور اس کی قوتوں کا اس طرح ارتقاء شروع کیا کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر جذب کرنے کے قابل ہو گیا اور اس کے اندر ان کے اظہار کی قابلیت پیدا ہو گئی۔ اس کے بعد ہم نے ملائکہ سے کہا کہ اب تم اس انسان کو سجدہ کرو۔ چونکہ قرآن کریم میں اس بات پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ سجدہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے جائز نہیں اس لئے اس سجدہ سے مجازی سجدہ ہی مراد ہے اور اس کے معنی اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ مگر مجازی سجدہ بھی تو مجازی خدا کے سامنے ہی ہو سکتا ہے اسی لئے فرمایا کہ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کہ پہلے تو ہم نے تمہارے اندر خدائی صفات پیدا کیں اور جب تم خدائی صفات کو جذب کرنے اور ان کا اظہار کرنے کے قابل ہو گئے تو پھر ہم نے ملائکہ سے کہا کہ سجدہ حقیقی تو بہرحال میرے سوا کسی اور کے سامنے ناجائز ہے لیکن ہم تم کو ایک مجازی سجدہ کا حکم دینے لگے ہیں اور اس مجازی سجدہ کے لئے ایک مجازی خدا کی ضرورت تھی سو وہ مجازی خدا وہ انسان ہے جس کے اندر الٰہی صفات پائی جائیں۔

لیکن اگر اس سجدہ سے ہر انسان کے آگے سجدہ کرنا مراد لیا جائے تو اس کے معنے یہ بنیں گے کہ وہ چوری کرے تو تم بھی چوری میں اس کی مدد کرو۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے سجدہ بہرحال اسی آدم کے آگے ہو سکتا ہے جو کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ کبھی فریب نہیں کر سکتا۔ کبھی شرک نہیں کر سکتا کبھی بد دیانتی نہیں کر سکتا۔ کبھی ظلم نہیں کر سکتا اور کبھی کسی اور خرابی میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ وہ خود ان صفات کا حامل ہو گا جو ملائکہ کی صفات سے بڑی ہیں اس لئے اگر ایسے آدم کی اطاعت کی جائے تو یہ بالکل درست ہو گا۔ جو شخص خدائی صفات کا مظہر ہو گا ملائکہ کی کیا طاقت ہے کہ وہ اس کے خلاف چلیں اس کے متعلق تو ان کا فرض ہو گا کہ وہ اس کے ساتھ چلیں۔ پس ہر شخص کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت پیدا کی ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن سکے اور اگر وہ اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کر لے تو پھر ملائکہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس کی مدد کریں۔ اسی کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اشارہ فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے کسی بندے کی مقبولیت دنیا میں پھیلے تو وہ ملائکہ کو حکم دیتا ہے اور وہ اس کی مقبولیت دنیا میں پھیلانا شروع کر دیتے ہیں (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۴)

پس ہر انسان کے اندر یہ قابلیت ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے اور جب وہ صفاتِ الٰہیہ اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے تو فرشتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے چلیں۔ کیونکہ وہ ایک خدا نما وجود بن جاتا ہے۔ اور اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ اتصال ہو جاتا ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۱۹۸ و ۱۹۹)

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک فرماتے ہوئے صف اوّل۔ دوم۔ سوم کے لئے چندہ کی کم از کم حدیں پانچ ھزار۔ دو ہزار اور پانچ سو روپے مقرر فرمائی تھیں۔ یہ ہر صف کے لئے قربانی کا کم از کم معیار تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب۔ بلکہ بعض جماعتوں کے عہدہ داران کو بھی یہ غلط فہمی ہے کہ اگر کوئی دوست زیادہ کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی اپنی صف کی مقررہ کم از کم رقم دے دے تو ان کا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ تو کم از کم حدیں ہیں۔ اس سے اوپر اللہ تعالیٰ جتنی توفیق عطا فرمائے وہ ضرور دینا چاہیئے۔ یہ عظیم تحریک جماعت میں سب سے بڑی مالی تحریک ہے جس میں دوستوں کو بڑی فراخدلی سے اور اپنے اوپر تنگی وارد کر کے بھی حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔

عہدہ داران سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں اس کی اچھی طرح وضاحت کر دیں اور اس کے نتیجہ میں جو اضافے ہوں ان سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اور سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

میرے بھائی خواجہ عبدالحمید صاحب عیار آف ڈیرہ دون آٹھ ماہ سے ہائی بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف سے صاحبِ فراش ہیں احمدی بھائی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ الحفیظ۔ لاہور)

حافظ کلاسز کے متعلق ضروری اعلان

مجلس شوریٰ امسال کے موقعہ پر حافظ کلاسز کے اجراء کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جن جماعتوں نے درخواست کی ہے کہ ان کے ہاں حافظ کلاس کھولی جائے۔ حضور کی منظوری کے بعد ان کا اعلان کیا جاتا ہے۔

جماعت	معلم حافظ
راولپنڈی	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب آف جھبور
کوئٹہ	، مبارک احمد صاحب
کلیان (شیخوپورہ)	، علم الدین صاحب
خوشاب (سرگودھا)	، ذوالفقار صاحب آف
گھسیٹ پور (لائل پور)	، محمد شریف صاحب
بھیرہ (سرگودھا)	حافظ جماعت خود مہیا کرے گی
چک ۵۲ شمالی (سرگودھا)	حافظ محمد یوسف صاحب

ضروری نوٹ: بقیہ تین حافظ کلاسز کا بعد میں اعلان ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

واحمد شاہ صاحب
جوہر ترقیاتی بنک آف پاکستان
185/A وہائٹ ہاؤس مظفر گڑھ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴